حکومت پاکستان

تجارتی پالیسی

۲۰۰۶-۰۷ء

تقریر

جناب ہمایوں اختر خان

وزیر تجارت

۱۷ جولائی ۲۰۰۶ء

تجارتی پالیسی تقریر 2006-07

خواتین وحضرات۔ السلام علیکم!

آج کا دن میرے لئے نہایت قابل فخر ہے کہ میں آپ کے سامنے مالی سال 2006-07 کی تجارتی پالیسی پیش کر رہا ہوں یہ مسلسل چوتھی تجارتی پالیسی ہے جس کا مجھے پاکستانی عوام کی خدمت میں بحیثیت آپ کے وزیر تجارت پیش کرنے کا اعزاز حاصل ہے۔

۲۔ پاکستان کی خوش قسمتی ہے کہ گزشتہ تقریباً سات سالوں میں یعنی اکتوبر 1999 سے جب جناب صدر پاکستان پرویز مشرف نے صدارت کا عہدہ سنبھالا ملک میں استحکام اور تسلسل قائم ہے۔اس کی وجہ یہ رہی کہ انہوں نے پاکستان کے مستقبل کے بارے میں آغاز ہی میں ایک واضح تصور پیش کیا ۔اس تصور میں اقتصادی اصلاحات کے ایجنڈے کو خاص اہمیت حاصل تھی کیونکہ یہ ایجنڈا ملک کی تیز رفتار ترقی کے ذریعے غریب عوام الناس کی حالت بہتر بنانے کے لئے ناگزیر تھا۔ اس سلسلے میں انہوں نے جرات مندانہ اور مدبرانہ فیصلے کئے۔ صدر اور وزیر اعظم کی ہدایت کے مطابق مسلسل اور مستحکم حکومتی پالیسی پر عمل درآمد کے نتیجے میں ایسا کر کے انہوں نے پاکستانی قوم کے روشن مستقبل کو یقینی بنایا ہے۔ اب ہم سب اس کے ثمرات دیکھ رہے ہیں۔ وزارت تجارت کو اس چیز پر فخر ہے کہ ہم اس قومی کاوش میں برابر کے شریک رہے اور بھرپور حصہ لیا یہ اس طرح ممکن ہوا کہ اس عرصہ کے دوران ہم نے برآمدات

میں تیزی سے اضافہ کرتے ہوئے بے مثال حد تک پہنچایا۔

برآمدات کی کارکردگی 06-2005

۳۔ جیسا کہ آپ سب کو معلوم ہے کہ گزشتہ سال عوام اور حکومت پاکستان کو بہت سارے چیلنجوں کا سامنا رہا جس کی وجہ سے ہمارے لئے بہت ساری مشکلات پیدا ہوئیں۔ اس کی پہلی وجہ تو یہ تھی کہ ان کا ہمیں علم نہیں تھا اور دوسرا یہ کہ ان کی وسعت کافی زیادہ تھی۔ جس کی وجہ سے تجارتی اور پیداواری شعبوں کی پیداواری صلاحیت اور برآمدات میں اضافے میں تسلسل قائم رکھنے میں کافی مشکلات درپیش رہیں۔

۴۔ 8 اکتوبر 2005 کی صبح اچانک آنے والے بہت بڑے زلزلے نے پاکستان کے شمالی علاقوں کو تہہ و بالا کر دیا جس کے نتیجے میں 73000 سے زیادہ لوگوں کی اموات ہوئیں اور تقریباً 1,35,000 لوگ زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ بہت بڑے پیمانے پر املاک اور انفراسٹکچر کی تباہی ہوئی۔ جس سے پورے علاقے کی زندگی بری طرح مفلوج ہو کر رہ گئی۔ اس بدقسمت واقعہ نے ہماری برآمدات سے متعلق کاموں کو کئی طریقوں سے بری طرح متاثر کیا۔

۵۔ ایک اور بڑا منفی پہلو جو گزشتہ سال ہمارے سامنے رہا وہ تھا تیل کی قیمتوں میں بین الاقوامی طور پر تیزی سے بے نظیر اضافہ ہوا جس کی بناء پر فی بیرل قیمت 75-70 ڈالر تک

پہنچ گئی۔ نتیجہ کے طور پر پچھلے سال کے پہلے نو مہینوں میں یعنی مارچ 2006 تک پٹرولیم گروپ کی درآمد کا بل 64.5 فیصد سے تجاوز کر گیا۔ اس حقیقت کے دو نا خوشگوار اثرات سامنے آئے۔ پہلا یہ کہ ہماری درآمدت کا بل ڈرامائی انداز میں بہت زیادہ بڑھ گیا۔ جس کی وجہ سے تجارتی خسارے میں اضافہ ہو گیا۔ دوسرا اس سے پیداواری اخراجات میں خاص طور پر اور کاروباری صلاحیتوں پر عام طور پر منفی اثر پڑا جس سے ہماری برآمدات کی بین الاقوامی مقابلہ کرنے کی صلاحیت بھی متاثر ہوئی۔

٦۔ ان سب حالات کے باوجود وزارت تجارت نے اپنی بھر پور توجہ پورا سال برآمدات کو بڑھانے کی طرف مذکور رکھی اور کوشش کرتے رہے کہ برآمدات زیادہ سے زیادہ حد تک بڑھیں۔ میں اب آپ کو بتانا چاہوں گا۔ کہ ہماری برآمدات مالی سال 06-2005 میں مجموعی طور پر 16.468 ارب امریکی ڈالر رہیں جو یہ ثابت کرتی ہیں کہ برآمدات میں 2.01 ارب ڈالر یا 14.44 فیصد اضافہ ہوا جبکہ پچھلے سال یہ اضافہ 14.391 ارب ڈالر تھا۔ یہ اضافہ پچھلے سال کے اضافے یعنی 2 ارب ڈالر سے کچھ زیادہ ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس سال باوجود بہت سارے چیلنجوں کے جو ہم نے برداشت کیئے۔ ہماری برآمدات میں 14.44 فیصد اضافہ 2005 میں بین الاقوامی برآمدی 13 فیصد اضافے سے زیادہ ہے۔

٧۔ اس موقعہ پر میں خدمات کے شعبہ کا ذکر کرنا چاہوں گا جو پاکستان کی اقتصادیات کے لئے کئی وجوہات کی بنا پر بہت اہم ہے جس میں روزگار، GDP میں اضافہ اور اقتصادی ترقی کو چلانا شامل ہے جس کی وجہ سے تجارت میں خدمات کا حصہ 20 فیصد ہے۔

جس کی ہمارے لئے بہت اہمیت ہے اور اسی وجہ سے پچھلے سال کی تجارتی پالیسی بیان میں' میں نے کہا تھا کہ وزارت تجارت اس شعبہ پر اپنی مسلسل نظر رکھے ہوئے ہے تا کہ اس کی برآمدات کو بھی بڑھایا جائے۔ لہذا ہم اس سلسلے میں بہت سارے پالیسی اقدام لے رہے ہیں تا کہ اس شعبے کی برآمدات میں اضافہ ہو۔

۸۔ تجارت میں خدمات کے متعلق اعداد جو کہ بیلنس آف پیمنٹ میں ظاہر کئے جاتے ہیں ان کی صحیح طور پر درجہ بندی نہیں ہوتی۔ لہذا یہ ممکن ہے کہ اس کو سروسز کے کچھ شعبوں میں تو تلاش کر لیا جائے لیکن یہ ممکن نہیں کہ اس کو دوسرے اقتصادی شعبوں میں بھی تلاش کیا جا سکے۔ کیونکہ بہت ساری جگہوں پر اس کے اعداد و شمار ہوتے ہیں۔ یہ صورت حال حکومت کے لئے مشکلات پیدا کرتی ہے کہ ان شعبوں کی کس طرح باقاعدہ منصوبہ بندی کی جائے تا کہ اس شعبہ کو بھی فائدہ پہنچے۔ لہذا یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان فوری طور پر اس پر عمل شروع کرے گا کہ خدمات کی تجارت کے امداد کو بیلنس آف پیمنٹ کے اعداد میں علیحدہ درجہ بندی کی جائے۔ لہذا اس سال کے آخر تک اس سلسلے میں زیادہ واضح صورت حال سامنے آئے گی۔ قطع نظر اس کے کہ اس وقت اس شعبہ کی درجہ بندی کیا ہے؟ لیکن اس کا یہ واضح ثبوت ہے کہ جولائی 2005 تا اپریل 2006 کے پہلے دس مہینوں میں تین خدمات کے شعبوں میں یعنی تعمیرات کی خدمات، کمپیوٹر کی خدمات اور کاروباری شعبوں کی خدمات میں ہماری برآمدات تقریباً 392 ملین امریکی ڈالر رہیں۔

۹۔ حال ہی میں ہمارا دفاعی صنعتی کمپلیکس بھی ہماری برآمدات میں صدر پاکستان کی خاص توجہ کی وجہ سے نمایاں مددگار ثابت ہوا ہے۔ اس مقصد کے لئے Defence Export

(DEPO) Promotion Organisation خاص طور پر بنائی گئی ہے جو مخصوص قسم کی نمائشوں IDEAS کا ہر دو سال میں بندوبست کرتی ہے۔ وزارت تجارت DEPO کے چلانے اور IDEAS نمائش لگانے میں EDF فنڈز سے سہولت مہیا کرتی ہے۔ میرے لئے یہ بہت خوشی کی بات ہے کہ میں آج آپ کو بتاؤں کہ گزشتہ سال ہماری دفاعی برآمدات کی مالیت 275 ملین ڈالر تھی لیکن اب یہ اشارے مل رہے ہیں کہ آئندہ آنے والے سالوں میں اس رقم میں تیزی سے اضافہ ہوگا۔

۱۰۔ آپ کو یاد ہوگا کہ گزشتہ سال ہم نے برآمدات کا ہدف 17 ارب امریکی ڈالر مقرر کیا تھا اور اب اس سال کے اختتام پر میں آپ کو بتانا چاہوں گا کہ ہماری تجارتی برآمدات تقریباً 16.5 ارب امریکی ڈالر رہیں۔ ہماری دفاعی برآمدات 275 ملین ڈالر رہیں جبکہ سروسز کے صرف تین شعبوں کی برآمدات میں 392 ملین ڈالر اضافہ ہوا۔ یہ ایک مناسب کامیابی ہے اس کے باوجود کہ گزشتہ سال ہم نے بڑے مشکل حالات میں کام کیا۔ مجھے یہ کہنے دیجئے کہ موجودہ صورت حال میں تجارت سے متعلق اعداد و شمار فیڈرل بیورو آف سٹیٹکس (FBS) Federal Bureau of Statistics جاری کرتا ہے جو صرف تجارتی درآمدات اور برآمدات سے متعلق ہوتے ہیں۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ مستقبل میں FBS جو تجارتی اعداد و شمار جاری کرے گا اس میں دفاعی برآمدات اور خدمات کی درآمدات اور برآمدات شامل ہوں گی۔

۱۱۔ مختلف شعبہ جات کے لحاظ سے جولائی 05 سے مئی 06 تک ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 1.39 ارب ڈالر، چاول 178 ملین ڈالر، چمڑے کی مصنوعات 152.5 ملین ڈالر،

پٹرولیم مصنوعات 242 ملین ڈالر کیمیکل 23.1 ملین ڈالر اس کے علاوہ باقی متفرق اشیاء میں 888 ملین ڈالر اضافہ ہوا۔

۱۲۔ بے شک ٹیکسٹائل شعبہ کے حصے نے ہماری برآمد کے دوسرے شعبوں کو چھپا دیا ہے۔ بہر حال ہم مسلسل کوشش کر رہے ہیں کہ اپنی پیداوار کی حدوں کو تبدیل کیا جائے اور دوسری غیر ٹیکسٹائل اشیاء کی برآمدات کا حصہ بڑھایا جائے۔ ہماری غیر ٹیکسٹائل برآمدات ہماری تاریخ میں پہلی بار 6 ارب امریکی ڈالر سے بڑھ گئی ہیں۔ یہ بھی قابل ذکر بات ہے اس سال جولائی 05 سے مئی 06 کے عرصے میں چاول کی برآمد ایک ارب ڈالر سے بڑھ گئی ہے۔ گزشتہ سال تک ہماری صرف پانچ اشیاء کو ارب ڈالر کلب میں شامل ہونے کا شرف حاصل تھا جو کہ سب کی سب ٹیکسٹائل اور کپڑے سے متعلق تھیں۔

۱۳۔ جیسا کہ میں نے پہلے نشان دہی کی کہ جولائی 05 سے مئی 06 کے عرصے کے دوران ٹیکسٹائل کے شعبہ کی برآمدات میں 1.39 ارب امریکی ڈالر کا اضافہ ہوا جب ہم اس کا موازنہ گزشتہ سال کے اسی عرصہ سے کریں۔ یہ بھی قابل ذکر بات ہے کہ یہ اضافہ بہت ساری مشکلات کے باوجود حاصل کیا۔ اول' سخت ترین بین الاقوامی مقابلہ کے باعث اگرچہ ٹیکسٹائل شعبہ کی عددی قیمت کم ہوئیں لیکن ہم نے یہ ہدف زیادہ حجم میں ٹیکسٹائل برآمد کر کے حاصل کیا۔ دوم' یورپین منڈیوں میں ہمارے برآمد کنندگان اپنے مقابل کے دوسرے برآمد کنندگان کے مقابلے میں ادویات سے متعلق GSP سکیم اور بیڈ لینن پر انٹی ڈمپنگ کی وجہ سے نقصان میں رہے ہیں۔ حکومت نے بے انتہا کوشش کی اور اس مشکل کو صدر پاکستان اور وزیر اعظم کی ذاتی مداخلت کی تجارتی سفارتکاری سے حل کیا۔ جس کی وجہ سے یورپین کمیشن

نے بیڈلینن پر انٹی ڈمپنگ ڈیوٹی کا جائزہ لیا اور اس کو 13.1 فیصد سے 5.8 فیصد تک کم کر دیا۔ مزید پاکستان EU کی نئی GSP سکیم سے بھی مستفید ہو سکتا ہے اس سکیم کے تحت ہماری ٹیکسٹائل اشیاء جو کہ یورپ میں درآمد ہوتی ہیں ان پر 20 فیصد MFN ٹیرف میں رعایت دی جائے گی جبکہ دوسری غیر ٹیکسٹائل اشیاء جو EU درآمد کرتا ہے ان کا ٹیرف 3.5 فیصد کم ہو جائے گا۔

تجارتی پالیسی پر عمل درآمد

۱۴۔ نئی تجارتی پالیسی کے اقدامات جو ہم شروع کر رہے ہیں بتانے سے پہلے میں آپ کو ان اقدامات کی تفصیل بتانا چاہتا ہوں جو ہم پہلے سے ہی کر رہے ہیں۔

صاف روئی

۱۵۔ وزارت تجارت کچھ عرصے سے اس کوشش میں رہی ہے کہ ملک میں معیاری اور صاف روئی کی پیداوار ہو تاکہ کوالٹی میں بہتری کا معیار ٹیکسٹائل سے متعلقہ اشیاء کی برآمدات میں کافی حد تک اضافے کا باعث بنے۔ اس چیلنج کو بعد میں ٹیکسٹائل انڈسٹری کی وزارت نے اپنے ہاتھ میں لیا اور وزارت تجارت نے بھی اس سلسلے میں ٹریڈنگ کارپوریشن آف پاکستان کے ذریعے اپنی پوری مدد فراہم کرنا جاری رکھی۔ ٹیکسٹائل انڈسٹری کی وزارت نے 2005-06 میں مالی فوائد پر منحصر ایک پروگرام شروع کیا جس کے تحت پنجاب، سندھ اور بلوچستان میں جیننگ فیکٹریوں کو چنا گیا۔ اس میدان میں اپنے وسائل اور مہارت کو بروئے کار لاتے ہوئے ٹی سی پی نے کسانوں میں منافع تقسیم کیا جنہوں نے جنرز کو صاف روئی

فراہم کی۔ اس سکیم کے مثبت نتائج کی وجہ سے ٹی سی پی اس مقصد کے لئے ٹیکسٹائل انڈسٹری کی وزارت کو اپنی فنی مہارت اور افرادی قوت کی مدد فراہم کرنا جاری رکھے گی۔

پاکستان سکول آف فیشن ڈیزائن (PSFD)

۱۶۔ ہماری کاوشوں کا ایک حصہ یہ بھی ہے کہ ٹیکسٹائل کی اشیاء کی کوالٹی اور برآمدات کا معیار بہتر بنانے کے لئے وزارت تجارت نے پاکستان سکول آف فیشن ڈیزائن کی طرف خاص توجہ مذکور کر رکھی ہے۔ اس سکول نے جو کہ وزارت تجارت نے 1995 میں لاہور میں کرایہ کی عمارت میں قائم کیا ہے' تھوڑے سے عرصے میں ٹیکسٹائل اور اپیرل کے شعبوں کی قدر بڑھانے میں قابل قدر کام کیا ہے۔ ہم اب یہ محسوس کر رہے ہیں کہ اس سکول کو مزید اونچی سطح پر لے جائیں تا کہ اس کے فوائد ہماری برآمدات کی قدر بڑھانے میں مزید معاون ہوں۔ اس لئے ہم نے اس سلسلے میں کئی اقدامات کئے ہیں۔

۱۷۔ اول، اس سکول کا دائرہ کار ہم نے اپیرل کے شعبے سے بڑھا دیا ہے اب یہ سکول چار شعبوں یعنی فیشن ڈیزائن، ٹیکسٹائل ڈیزائن سامان اور اشیاء کی ڈیزائن اور فیشن مارکیٹنگ کی ترقی پر مشتمل ہوگا۔ یہ شعبے وسیع پیمانے پر تربیت مہیا کریں گے۔ جن میں کھلاڑیوں کے پہننے والے ملبوسات، مردانہ پہننے والے ملبوسات' جمز اور جیولری، چمڑے کا سامان، جوتے سرامکس، فرنیچر اور قالین کے شعبے شامل ہیں۔اس کے ساتھ طلباء کو مارکیٹنگ، تجارت، میڈیا اور پیکجنگ میں تربیت دی جائے گی۔اس سکول کا درجہ بڑھایا جائے گا اور ہائر ایجوکیشن کے تحت ڈگری دینے والا ادارہ بنایا جائے گا۔

۱۸۔ دوئم، مزکورہ اقدامات کی تہہ تک پہنچنے کے لئے اس سکول کا الحاق کئی بیرونی ممالک کے بڑے اداروں سے کیا گیا ہے یعنی:
La Chambre, in Paris for Fashion Designing, and Mod Spe, the Federation of Ready to Wear (Pret-e-Porter) in France. یہ مارکیٹنگ اور تجارت دونوں میں معاون ہوں گے۔ چمڑے کے سامان اور جوتوں کے سلسلے میں Fashion Institute of Designing and Merchandising(FIDM) جو لاس اینجلس میں ہے، سے MOU پر دستخط کئے گئے ہیں اس کے علاوہ جمز اور جیولری کے متعلق سکول نے اپنا سٹاف تربیت کے لئے Gemological Institute of America کی تھائی لینڈ برانچ بھیجا ہے۔

۱۹۔ سوئم، اس ادارے کے لئے جوہر ٹاؤن' لاہور میں 669 ملین روپے کی لاگت سے اپنی عمارت تعمیر کرنے کا منصوبہ منظور کیا گیا ہے۔ تعمیر کا آغاز مورخہ 1-7-2006 سے شروع ہو گیا ہے۔ اس کیمپس کی تعمیر کے ساتھ ایک اور منصوبہ جس کی لاگت 475 ملین روپے ہے پلاننگ ڈویژن کو منظوری کے لئے پیش کر دیا گیا ہے۔ اس منصوبے کے تحت اس ادارے کے لئے آلات خریدے جائیں گے' نصاب اور ٹریننگ کے دائرہ کار کو بڑھایا جائے گا۔

۲۰۔ چہارم، یہ فیصلہ بھی کیا گیا ہے کہ اس سکول کی مزید شاخیں کراچی اور اسلام آباد میں شروع کی جائیں۔

ہنر کی ترقی کے اقدامات

۲۱۔ گزشتہ سال جو تجارتی پالیسی پیش کی گئی تھی اس میں ہم نے ٹیکسٹائل کے شعبے کے لئے کئی اقدامات تجویز کئے تھے۔ ان میں ایک قدم یہ بھی تھا کہ ٹیکسٹائل کے شعبے میں جو ہنر کی کمی کا فقدان پایا جاتا ہے' اس پر قابو پایا جائے جس کے لئے گارمنٹس اسکل ڈویلپمنٹ بورڈ (Garments Skill Development Board) قائم کرنا تجویز کیا گیا تھا۔ یہ بورڈ اب قائم کر دیا گیا ہے اور اس کا انتظام وزارت ٹیکسٹائل کے سپرد کیا گیا ہے۔ تاہم وزارت تجارت بھی اس بورڈ کے کام میں گہری دلچسپی لے رہی ہے کیونکہ سیکریٹری تجارت اور وائس چیئرمین ادارہ فروغ برآمدات دونوں اس کے ممبران ہیں۔ وزارت تجارت نے یہ بھی فیصلہ کیا ہے کہ اس ادارہ کو ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ فنڈ سے مبلغ 96 ملین روپے کی مالی مدد مہیا کی جائے تاکہ ملبوسات کی مشین چلانے والے آپریٹرز کو ٹریننگ دی جائے۔ حکومت اور نجی شعبے کے اس باہمی اشتراک کے منصوبے کے تحت تقریباً 30 چنے ہوئے ملبوسات کے اداروں کو کراچی، لاہور اور سیالکوٹ میں ٹریننگ کے ادارے قرار دیا گیا ہے۔ حکومت ایسے اداروں کو ان کی اس کاوش میں مدد فراہم کرے گی تاکہ اس پیشے سے متعلق بین الاقوامی معیار کی ٹریننگ مہیا کی جائے۔

سکیورٹی بجا آوری

۲۲۔ 9/11 کے واقعات کے بعد پاکستانی برآمد کنندگان کے لئے سکیورٹی سے متعلقہ بجا آوری کے معاملات ایک اضافی بوجھ بن گئے ہیں۔ وزارت تجارت اس معاملے میں خاص طور پر حساس رہی ہے اور سکیورٹی بجا آوری کے کام کو بہتر کرنے کے لئے بیرونی ممالک

اوراپنے ملک کی وزارتوں اوراداروں سے مل کرکام کررہی ہے تاکہ پاکستانی برآمدکرنے والے جہازسکیورٹی معاملات کی وجہ سے بیرونی اڈوں پرکلیرنس میں تعطل کا شکار نہ ہوں۔ اس کے لئے حکومت نے مندرجہ ذیل اقدامات کئے ہیں:۔

(الف) پاکستان نے International Maritime Organization (IMO) کے International Ship and Port Security Code (ISPS) کی تکمیل کی ہے۔

(ب) امریکی اڈوں پر پاکستانی برآمدی جہازوں کی دشواریاں کم کرنے کے لئے پاکستان اور امریکہ نے ایک اصولوں کے اظہار کے معاہدے پر دستخط کئے ہیں تاکہ Intergrated Cargo/ Container Control Programme کی تکمیل کی جائے۔

پاکستان ہارٹیکلچر ڈویلپمنٹ اینڈ ایکسپورٹ بورڈ (PHDEB)

۲۳۔ میں نے ہمیشہ یہ بات محسوس کی ہے کہ پاکستان میں سبزیوں اورپھلوں (Horticulture) کا شعبہ بے انتہا استعداد رکھتا ہے' جسے اب تک استعمال نہیں کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں جس چیز کی ضرورت ہے وہ ہے باقاعدہ اور خصوصی توجہ تاکہ اس شعبے کی 80 بلین ڈالرکی عالمی منڈی میں پاکستان اپنے لئے ایک مقام حاصل کر سکے۔ اس وقت پاکستان میں پھلوں اورسبزیوں کی سالانہ پیداوار 13 ملین ٹن ہے۔ جس کی مالیت تقریباً 2 بلین ڈالربنتی ہے۔ ان میں سے تقریباً نصف ملین ٹن پھل اورسبزیاں برآمد کی جاتی ہیں جن کی مالیت 140 ملین ڈالر ہے۔ ان کی برآمدات میں جو چیز رکاوٹ بنتی ہیں ان میں معیار،

Sanitary/Phytosanitary Standards پر پورا اترنے میں ہماری ناکامی اور ہمارے تازہ پھل اور سبزیوں کی قابل استعمال رہنے کی عمر (Shelf life) کا ضروری حد سے کم ہونا شامل ہیں۔

۲۴۔ اس صورت حال کے ازالہ کے لئے پہلے قدم کے طور پر وزارت تجارت نے پاکستان ہارٹیکلچر ڈویلپمنٹ اینڈ ایکسپورٹ بورڈ (PHDEB) قائم کیا۔ بعدازاں اس بورڈ کے زیر اہتمام مندرجہ ذیل منصوبے شروع کئے گئے ہیں:۔

i) تازہ پھلوں اور سبزیوں کو جمع کرنے اور ان کی فروخت کے لئے چار مراکز کا قیام جن میں کولڈ سٹوریج کی سہولیات موجود ہوں۔ اس طرح ان اشیاء کے ہونے والے موجودہ بے انتہا ضیاع کو روکا جا سکے گا۔ ایسی دو سہولتیں صوبہ سرحد اور صوبہ بلوچستان میں مہیا کی جارہی ہیں۔

ii) ڈیرہ اسماعیل خان، خیر پور اور تربت میں کھجوروں کی پراسیسنگ کے کارخانے قائم کئے جارہے ہیں تاکہ ان علاقوں کی برآمدی استعداد کو بروئے کار لایا جائے اور اس طرح وہاں پر غربت میں تخفیف کے عمل میں مدد دی جائے۔

iii) کوئٹہ میں سیبوں کی درجہ بندی، دھلائی، پالش اور پیکنگ کے لئے سیبوں کا ٹریٹمنٹ پلانٹ قائم کیا جارہا ہے۔

iv) آم، آلو اور پیاز جیسی اشیاء کی قابل استعمال عمر کو بڑھانے کے لئے لاہور میں ایک فوڈ اریڈیئیشن پلانٹ (food irradiation plant) قائم کیا جارہا ہے۔

v) آموں کی برآمدات کو سہولت فراہم کرنے کے لئے ملتان اور میر پور خاص میں زرعی پراسیسنگ زونز قائم کئے جارہے ہیں اور ترشاوہ پھلوں (citrus) کے لئے ایسا

زون سرگودھا میں قائم کیا جا رہا ہے۔

(vi   پھولوں (floriculture) کے لئے Cool vans فراہم کی جا رہی ہیں۔

۲۵۔   ان منصوبوں کے علاوہ بہت سی مالی ترغیبات پہلے سے موجود ہیں۔ کولڈ چین (cold chain) انفراسٹرکچر کے لئے رعائتی نرخوں پر قرضہ کی سہولیات، آئی ایس او، HACCP اور EUREPGAP جیسی بین الاقوامی معیارات کی تصدیق (certification) پر آنے والے خرچہ اور متعلقہ مشاورتی خدمات کے حصول کے لئے امدادی رقوم کی فراہمی ان ترغیبات میں شامل ہیں۔

۲۶۔   بین الاقوامی معیارات کی سرٹیفکیشن حاصل کرنے کے لئے وزارت تجارت کی جانب سے فراہم کی جانے والی امداد اور اس مخصوص مقصد کے لئے تجارتی سفارت کاری کے نتیجے میں کئی پاکستانی پراسیسنگ فیسیلیٹیز (facilities) سے ایران، چین اور فلپائن جیسے ممالک کو کینو اور آم کی برآمدات میں حائل Sanitary/Phytosanitary رکاوٹوں پر قابو پانے میں ہم کامیاب رہے ہیں۔ اس کے نتیجے میں ہی ہمیں ایرانی مارکیٹ ایک بار پھر دستیاب ہو گئی ہے اور اس سال ایران کو 25,000 ٹن کینو برآمد کیا گیا ہے۔ اس سال روسی مارکیٹ تک رسائی حاصل کی گئی اور روس کو 30,000 ٹن سے زائد کینو برآمد کیا گیا۔ اس سال کینو کی مجموعی برآمدات دو لاکھ ٹن رہیں جو کہ ایک نیا ریکارڈ ہے۔

۲۷۔   حالیہ برسوں کے دوران عالمی تجارت میں ترجیحی تجارتی معاہدوں (PTAs) میں تیزی سے اضافہ ہوا ہے، چاہے یہ علاقائی تجارتی معاہدے (RTAs) ہوں، دوطرفہ آزاد

تجارتی معاہدے (FTA) ہوں یا یکطرفہ GSP طرز کے پروگرام ہوں اس کے نتیجے میں پاکستانی برآمد کنندگان کو اپنے ان مسابقتی غیر ملکی برآمد کنندگان (Competitors) کے مقابلے میں دشواری کا سامنا تھا جنہیں مخصوص منڈیوں میں کاروبار کی ترجیحی سہولت (Preferential access) حاصل تھی ۔ چنانچہ حکومت نے ایسے ترجیحی تجارتی معاہدوں پر کام کرنے کا فیصلہ کیا جن کا مقصد اپنے برآمد کنندگان کو درپیش اس دشواری میں کمی کروانا تھا۔ اب جب کہ کئی ملکوں کے ساتھ مذاکرات مختلف مراحل میں ہیں، ان میں سے کچھ کے فوائد ظاہر ہونا شروع ہو گئے ہیں یا جلد ہی ظاہر ہونے والے ہیں۔

۲۸۔ ہمارا سب سے پہلا مکمل طور پر روبعمل ہونے والا FTA سری لنکا کے ساتھ ہوا اور یہ جون 2005 سے موثر ہے۔ اس کے نتیجے کے طور پر پاکستانی برآمدات مثلاً پھلوں، سبزیوں، جوتوں، انجنئرنگ کی مصنوعات، سینٹری اشیاء، کیمیکلز، چمڑے، چاول اور ٹیکسٹائل کی کچھ اشیاء کو سری لنکا کی منڈی میں ڈیوٹی کی رعائتیں حاصل ہیں۔

۲۹۔ دوم اب جب کہ چین کے ساتھ ہمارے ہر طرح سے مکمل FTA کے لئے مذاکرات میں تسلی بخش پیش رفت جاری ہے چین کے ساتھ Early Harvest Program پہلے ہی جنوری 2006 سے موثر ہو چکا ہے۔ اس کے نتیجے میں پاکستانی برآمدات مثلاً چمڑے کی مصنوعات، ٹیکسٹائل کی کچھ اشیاء، سنگ مرمر، کھیلوں کا سامان، پھل، سبزیوں اور معدنی مصنوعات کو رعائتی ڈیوٹی کی سہولت حاصل ہو گی اور آئندہ یکم جنوری 2008 تک یہ تمام اشیاء چین کو ڈیوٹی کے بغیر قابل برآمد ہو چکی ہوں گی۔

۳۰۔ سوم یہ کہ اب جب کہ ملائشیا کے ساتھ FTA پر مذاکرات تیزی کے ساتھ جاری ہیں جنوری 2006 سے Early Harvest Program موثر ہو چکا ہے۔ اس کے نتیجے میں ملائشیا نے پاکستان کی برآمدی اشیاء مثلاً پھلوں، سبزیوں، ٹیکسٹائل کی کچھ مصنوعات اور زیورات کو رعائتی شرحوں پر درآمد کی اجازت دے دی ہے۔ ہمیں توقع ہے کہ یہ مذاکرات اس سال کے اختتام تک مکمل ہو جائیں گے۔

۳۱۔ پاکستان نے حال ہی میں ایران کے ساتھ ترجیحی تجارتی معاہدے PTA پر مذاکرات مکمل کیئے ہیں اس معاہدے کی رو سے ایران 309Tariff Lines پر، جن میں سمندری خوراک، پھل، سبزیاں، چاول، سنگ مرمر اور گرینائٹ، ٹیکسٹائل مشینری، لکڑی کا فرنیچر، ادویات، معدنیات اور ٹیکسٹائل کی چند مصنوعات جیسی اشیاء شامل ہیں، Tariff کی رعائتیں دینے پر رضامند ہو گیا ہے۔ اس معاہدے پر عمل درآمد کا آغاز جلد ہی متوقع ہے۔

۳۲۔ اس کے علاوہ بنگلہ دیش، بھوٹان، بھارت، مالدیپ، نیپال، پاکستان اور سری لنکا کے درمیان جنوبی ایشیا میں آزاد تجارت کے معاہدہ (SAFTA) پر دستخط ہو چکے ہیں اور تمام ممبران نے اس کی توثیق کر دی ہے۔ اس کے نتیجے میں یہ معاہدہ یکم جولائی 2006 سے موثر ہو چکا ہے۔

۳۳۔ ہمیں امید ہے کہ سنگاپور اور خلیج کی تعاون کی تنظیم (GCC) کے رکن ممالک کے ساتھ ہمارے FTA پر مذاکرات اس سال کے آخر تک مکمل ہو جائیں گے۔ ارجنٹینا کے شہر بیونس آئرس میں ہونے والی مرکوسر (Mercosur) سربراہی اجلاس کے موقع پر میں 20

جولائی کو مرکوسر ممالک (یعنی برازیل، ارجنٹینا، پیراگوئے اور یوراگوئے) کے ساتھ ایک فریم ورک معاہدے پر دستخط کروں گا۔

۳۴۔ اس سلسلے میں آخری بات یہ کہ حکومت نے تجارت میں ترجیحی سلوک کے معاہدوں (preferential market access arrangement) کے لئے کئی اور ملکوں سے بات چیت کا آغاز کیا ہے۔ اس سلسلے میں ماریشس، مراکش، روس، سنگاپور اور تھائی لینڈ کے ساتھ ہمارے ذوطرفہ مذاکرات جاری ہیں۔ اس کے علاوہ اسلامی ممالک کی تنظیم (OIC) اور Group of Developing Eight Countries (D-8) کے ساتھ ہمارے کثیر جہتی مذاکرات ہورہے ہیں۔ مزید یہ کہ جنوب مشرقی ایشیائی ممالک کی تنظیم ASEAN کے ساتھ ہمارے ممکنہ PTA کے لئے ایک Joint Consultative Study Group کے قیام پر اتفاق کرلیا گیا ہے۔

۳۵۔ اگرچہ حالیہ سالوں میں تجارتی سفارت کاری اور ترجیحی تجارتی مذاکرات میں کافی سرگرمی رہی تاہم تیزی سے منظر عام پر آنے والے رعایات کے نئے معاہدوں کے بارے میں ہمارے برآمد کنندگان کو مزید آگاہ رکھنے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ وزارت تجارت اس سلسلے میں کئی اقدامات کر رہی ہے جن میں معلوماتی سیمینارز، وزارت کی ویب سائٹ اور اس کے علاوہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا پر معلومات کا اجراء شامل ہیں۔ علاوہ ازیں وزارت تجارت میں ڈپٹی سیکریٹری سطح کے ایک افسر کو خصوصی طور پر اس کام کے لئے Focal person متعین کیا گیا ہے کہ وہ مختلف تجارتی معاہدوں کے بارے میں دلچسپی رکھنے والے افراد کے سوالوں کا جواب دے۔

سرحدوں پر انفراسٹرکچر

۳۶۔ اب سرحدوں سے زمینی تجارت پاکستان کے لئے اہمیت اختیار کر گئی ہے اور اس سلسلے میں سرحدوں پر تجارتی انفراسٹرکچر کا معیار بہتر کرنے کی بڑھتی ہوئی ضرورت کو محسوس کیا جا رہا تھا تا کہ یہ زمینی تجارت کی ترقی میں رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔ پہلے قدم کے طور پر، وزیراعظم کی ہدایات کے تحت، نیشنل لاجسٹک سیل (NLC) تافتان، چمن، طورخم اور واہگہ پر جدید سرحدی ٹرمینل (Border Terminals) قائم کرے گا۔ تاہم سیکریٹری تجارت کو اس سٹیرنگ کمیٹی کے چیئرمین کی ذمہ داری دی گئی ہے جو کہ اس اہم کام کی نگرانی کرے گی۔ ان ٹرمنلز میں تمام ضروری سہولیات دستیاب ہوں گی مثلاً کسٹم اور امیگریشن کے دفاتر، Quarantine (صحت کی تصدیق) کی سہولیات، گودام اور نمائشی مراکز ہسکینرز (Scanners) اور سامان وزن کرنے کے آلات وغیرہ۔ یہ ٹرمنلز مختلف ذرائع باربرداری (multi modal transport) کے مراکز کا کام بھی دیں گے کیونکہ ریلوے اور سڑک کی ٹرانسپورٹ کو یہاں پر اکٹھا کیا جائے گا۔

نیشنل ٹریڈ کوریڈور امپرومنٹ پروگرام (NTCIP)

۳۷۔ پاکستان کو جغرافیائی معاشی محل وقوع سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لئے وزیراعظم پاکستان نے نیشنل ٹریڈ کوریڈور امپرومنٹ پروگرام پر ایک ٹاسک فورس بنانے کا فیصلہ کیا۔ جس کے سربراہ ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن ہیں۔ یہ ٹاسک فورس بندرگاہوں اور جہازرانی (پورٹس اینڈ شپنگ) شاہراہوں، ریلویز، ٹرکنگ سیکٹر اور ٹریڈ سہولیات کی میکانزم پر کام کر رہی ہے۔ اس پروگرام کے تحت وزارت تجارت کو کچھ مخصوص کام سونپے گئے ہیں۔ پہلا کام کولڈ

چین انفراسٹرکچر میں بہتری لانا ہے۔ دیگر تین منصوبوں کے قابل عمل ہونے کے لئے اس نے سٹڈیز کا آغاز کر دیا ہے تاکہ تازہ فروٹ اور ویجیٹیبل کے لئے سٹیٹ آف دی آرٹ کولڈ چین فراہم کی جاسکے۔اس سلسلہ میں وزارت تجارت کا دوسرا کام فیزیبلٹی سٹڈی کا آغاز ہے۔تاکہ دیکھا جائے کہ ہمیں ائیر کارگو کے ذریعہ برآمدات روانہ کرنے کے لئے کونسے مقامات پر سہولیات فراہم کرنے کی ضرورت ہے۔تیسرا یہ کہ وزارت تجارت حکومت کی دیگر ایجنسیوں کے ساتھ مل کر کام کر رہی ہے تاکہ پاکستان انٹرنیشنل ٹرانسپورٹ کارنٹ (TIR) اور ATA Cernet کنونشنز میں جلد شامل ہو سکے۔ اس طرح ٹریڈ کوریڈور کی ڈویلپمنٹ سے وابستہ بہت سے فوائد حاصل ہو جائیں گے۔

ٹریڈ آرگنائزیشن آرڈیننس 1961

۳۸۔ موجودہ ٹریڈ آرگنائزیشن آرڈیننس 1961 کا بنا ہوا ہے، جس کے تحت تجارتی کی سرگرمیوں کو ریگولیٹ کیا جاتا رہا ہے۔ یہ محسوس کیا جارہا تھا کہ اس میں اکیسویں صدی کی ضرورت کے مطابق تبدیلیاں کی جائیں۔موجودہ تجارتی منظر 60 کی دھائی سے بالکل مختلف ہے جس میں یہ قانون بنایا گیا تھا۔آج کی ضرورت یہ ہے کہ سرکاری اور نجی شعبوں کو موثر طور پر ہم آہنگ کیا جائے تاکہ تجارت میں تیزی سے ترقی کو ممکن بنایا جاسکے اور معاشی ترقی ممکن ہو سکے۔اس بات کو ذھن میں رکھتے ہوئے وزارت تجارت نے ٹریڈ باڈیز اور ایسوسی ایشنز سے مشاورت اور گہرے ربط کے نتیجہ میں قانون کا مسودہ تیار کیا ہے۔جس سے ہمیں یقین ہے کہ نجی شعبہ تیز تر معاشی ترقی کی قومی کوشش میں موثر طور پر شریک ہونے کے قابل ہو جائے گا۔

ایکسپو-2006

۳۹۔ پاکستان میں پہلی بار ایکسپو 2005 کے کامیاب انعقاد سے حوصلہ پاتے ہوئے اس سال بھی مارچ 2006 کے آخر میں ایک ایکسپو کا انعقاد کیا گیا۔ اس سے ملک کی برآمدی استعداد، معاشی بحالی نو، پھیلتی ہوئی صنعتی اور زرعی ترقی، اوراس کے ساتھ پاکستان کا سافٹ امیج اجاگر کرنے میں مدد ملی۔ایکسپو 2006 کا سب سے زیادہ حوصلہ افزا نتیجہ یہ حقیقت تھی کہ 5 براعظموں کے 1000 سے زائد خریداروں نے یہ نمائش دیکھی۔اور پاکستان میں تیار کئے جانے والے اعلیٰ کوالٹی کے سامان کو اپنی آنکھوں سے دیکھا۔ ہمارے تمام غیر ملکی خریداروں کے ذہن میں یہ بات بیٹھ گئی تھی کہ پاکستان غیر ملکی تاجروں کے لئے محفوظ جگہ نہیں۔ اس نمائش سے ایک تو غیر ملکی خریداروں کا یہ غلط تاثر جاتا رہا دوسرے ہمارے ایکسپورٹرز کو اس وجہ سے جو مشکلات درپیش تھیں وہ بھی دور ہو گئیں۔ صدر پاکستان اور وزیراعظم پاکستان دونوں نے نمائش میں شرکت فرمائی۔تا کہ اس بات پر زور دیا جاسکے کہ پاکستان کی حکومت تجارت کے فروغ اور غیر ملکی تاجروں اور سرمایہ کاروں کو خوش آمدید کرنے کو کتنی اہمیت دیتی ہے۔

اندرون ملک تجارت

۴۰۔ گزشتہ سال کی تجارتی پالیسی میں میں نے اندرون ملک تجارت کی اہمیت پر زور دیا تھا اور اس ارادے کی نشاندہی کی تھی کہ وزارت تجارت اب تک نظر انداز کئے جانے والے اس شعبہ پر کام کر رہی ہے۔ اس لئے پہلے قدم کے طور پر 10 ریسرچ سٹڈیز کا ایک سلسلہ شروع کیا گیا۔تا کہ اس شعبہ کی وسعت پذیری کو تحقیق سے سمجھا جاسکے۔توقع ہے کہ یہ سٹڈیز اس سال کے اختتام سے پہلے مکمل ہو جائیں گی۔اس میں اس شعبہ کی استعداد بڑھانے کے

لئے سفارشات ہوں گی جو ہماری برآمدات میں خاصے اضافے کا باعث بنیں گی۔ جن شعبوں کی سٹڈی کی جا رہی ہے اس میں مسابقت کاری (Competitiveness) پروٹیکشن پالیسی، سبسڈیز اور Incentive regime اور مارکیٹ ریگولیشنز شامل ہیں۔ ریسرچ میں پرچون اور ہول سیل، تعمیر، ٹرانسپورٹ، سٹوریج رویئر ہاؤسنگ اور زرعی اشیاء کو بہتر طور پر سمجھنے پر زور دیا جائے گا۔

سفیروں کی کانفرنس

۴۱۔ مختلف ریجنز میں برآمدی مارکیٹ کی مخصوص ضروریات پر توجہ مذکور کرنے کے حصہ کے طور پر وزارت تجارت نے مختلف ریجنز میں سفیروں کی 6 کانفرنسوں کا اہتمام کیا۔ وزارت تجارت اور ایکسپورٹ پروموشن بیورو کے متعلقہ افسران کے علاوہ ریجنز میں تعینات ہمارے سفیروں اور ٹریڈ افسران نے بھی ان میں شرکت کی۔ یہ کانفرنسیں قازقستان، جنوبی افریقہ، برازیل، روس، سنگاپور اور ابوظہبی میں منعقد کی گئیں۔ جن میں ہر ریجن کی منڈیوں کے معاملات پر غور کیا گیا اور برآمدات میں اضافے کو سہل بنانے کے لئے پالیسی اقدامات کی سفارش کی گئی۔ یہ سفارشات بہت مفید ثابت ہوئیں اور ان میں سے کچھ سفارشات پر پہلے ہی عمل کیا جا چکا ہے۔ جب کہ باقی سفارشات کو اس سال کی تجارتی پالیسی میں شامل کر لیا گیا ہے۔

مال برداری سیکٹر (Freight Forwarding Sector)

۴۲۔ پاکستان کو جلد ہی ایک مستعد بین الاقوامی مال برداری صنعت قائم کرنے کی

ضرورت ہے کیونکہ مال لے جانے (Logistics) کے سلسلے میں پاکستان کی پیش رفت اس کی تجارتی ترقی سے پیچھے رہ گئی ہے۔ چنانچہ عالمی بنک کے مالی تعاون سے Trade and Transport Facilitation Project کے تحت Freight forwarders کے لئے معیاری تجارتی حالات، کم از کم معیارات اور ضابطہ کار بنائے گئے ہیں تا کہ ان کی پیشہ ورانہ صلاحیت اور کارکردگی کو بہتر بنایا جاسکے۔ وزارت تجارت نے پاکستان کے بین الاقوامی مال برداری اور لاجسٹک کے شعبہ کو ایک صنعت کا درجہ دلانے میں مدد فراہم کی اور اس نے Pakistan International Freight Forwarders Association(PIFFA) کو مال برداری کے کام کرنے والوں کی واحد نمائندہ تنظیم کے طور پر رجسٹر کیا ہے۔ پاکستان، چین، کرغزستان اور قازقستان کے چار ملکی معاہدہ برائے ٹریفک پر عمل درآمد کے سلسلے میں PIFFA بھی اپنا کردار ادا کرے گی۔ جس سے ان ملکوں کے مابین تجارت کو فروغ حاصل ہوگا۔

برآمدی حکمت عملی

۴۳۔ میں نے گذشتہ سال کے تجارتی پالیسی بیان میں تیز رفتار برآمدات کے ذریعے اقتصادی ترقی کی حکمتِ عملی (Rapid Export Growth Strategy) (REGS) کا اعلان کیا تھا جس پر وزارت تجارت دیگر حکومتی اداروں کے اشتراک سے مل کر عمل پیرا ہے۔ اس حکمتِ عملی کا مقصد ہماری برآمدات میں نمایاں اضافہ کرنا ہے۔ یہ حکمت عملی مندرجہ ذیل پانچ ستونوں سے وابستہ ہے۔

i) تجارتی سفارت کاری کے ذریعہ منڈیوں کے حصول کو وسعت دینا۔

(ii   برآمدی منڈیوں علاقائی تنوع پیدا کرنا۔

(iii   تجارتی ترقی سے متعلق سہولیات مضبوط بنانا۔

(iv   ہنر کو ترقی دینا۔

(v   جدید انفراسٹرکچر کی فراہمی

۴۴۔ میں نے یہ پچھلے سال بھی کہا تھا اور وہی آج دوبارہ دہرا رہا ہوں کہ وزارت تجارت خود اپنے طور پر برآمدات میں اضافہ کرنے یا خسارے کو مخصوص حدوں کے اندر رکھنے کی کو یقینی نہیں بنا سکتی۔ یہ اس لئے کہ وزارت تجارت ملک کے مجموعی اقتصادی ماحول کے اندر کام کرتی ہے۔اس لئے اس کی کارکردگی حکومت کی دیگر معاشی پالیسیوں کے اثر کی حد میں رہتی ہے۔ یہاں میں مالیاتی اور شرح تبادلہ کی پالیسیوں کا حوالہ دے رہا ہوں اور یقیناً دوسری پالیسیاں جو ہماری GDP کی شرح نمو کو متاثر کرتی ہیں۔

۴۵۔ وزارت تجارت اپنے حکومتی اور نجی شعبہ کے ساتھیوں کے ساتھ مل کر کامیابی سے کام کرتی رہی ہے تا کہ اپنے موجودہ مشکل حالات میں رہتے ہوئے کارکردگی کو بہتر کیا جائے اور ہم اپنی برآمدات کو سات سال قبل کے مقابلے میں حقیقی طور پر دوگنا کرنے کے قابل ہو سکیں۔

۴۶۔ ہماری مزید برآمدی ترقی کو رسد (Supply Side) میں شدید مشکلات کا سامنا ہے جس کی وجہ سے ہمیں برآمدات کے ہدف حاصل کرنا خاصا مشکل ہوگا۔اس حقیقت کو اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب کوئی یہ دیکھتا ہے کہ پچھلے سال پیداواری شعبہ میں اضافہ

9 فیصد سے کم رہا اور اسی طرح زراعت میں 3 فیصد سے کم رہا تو اس کا مطلب ہے کہ ہمارے پاس برآمد کے لئے وافر اشیاء موجود نہیں ۔ یہ برآمدات کو بڑھانے میں ایک بہت بڑی رکاوٹ ہے بہر حال حکومت مجموعی طور پر اس مسئلے سے آگاہ ہے اور اس کو حل کرنے لے لئے حکومت صدر پاکستان اور وزیر اعظم کی ہدایات کے مطابق تیزی سے کام کر رہی ہے تاکہ رسد میں مشکلات کی وجوہات کا مقابلہ کیا جا سکے۔

۴۷۔ وزیر اعظم نے ڈپٹی چیئر مین پلاننگ کمیشن کو یہ ذمہ داری سونپی ہے کہ وہ ہمارے روائتی یا بنیادی صنعتی شعبوں اور اچھی گنجائش رکھنے والے ترقیاتی شعبوں کے لئے شعبہ جاتی ترقی کی حکمت عملی تیار کریں۔ڈبلیو ٹی او میں دوھا ڈویلپمنٹ ایجنڈے پر کثیر الجہتی تجارتی بات چیت ہماری زراعت، صنعتی اور خدمات کے شعبوں میں لچک پیدا کرنے کا باعث بنے گی۔ اور ہمارے برآمد کنندگان کو نئے مواقع فراہم کرے گی۔تاہم ان مواقع سے خاطر خواہ فائدہ اسی صورت میں اٹھایا جا سکتا ہے جب کہ شعبوں کی ترقی کی مناسب حکمت عملی تیار کی جائے۔ جب ایسی قابل برآمد زائد اشیاء کی پیداوار کو کامیاب بنا کر قیمت اور معیار کے لحاظ سے مقابلہ کرنے کے قابل ہوں۔

۴۸۔ وزارت تجارت کی روائتی طور پر بنیادی ذمہ داری تجارت بڑھانا ہے اور اس مقصد کے حصول کے لئے تجارتی سفارتکاری کرنا اور تجارتی سہولتیں فراہم کرنا ہے۔تاہم حال ہی میں وزارت تجارت سے اندرونی ملک تجارت پر توجہ مذکور کرنے کا آغاز کیا ہے کیونکہ برآمدات کو بڑھانے اور اقتصادی ترقی کے سلسلے میں اس ک کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ جہاں تک افرادی اور مادی سہولتوں کا تعلق ہے وزارت تجارت نے متعلقہ اداروں کی مدد سے مسائل کی

نشاندہی کی ہے،ان کے حل تجویز کئے ہیں اوران پرعمل درآمد کے لئے مالی اوردیگراقسام کی مددفراہم کی ہے۔

۴۹۔ REGS کے دائرہ کار کے اندراس سال سے ہم نے منصوبہ بندی کی ہے کہ کچھ Target oriented focus متعارف کرائیں گے۔ جس کے تحت مخصوص اشیاء کے گروپس کی برآمدات بڑھانے پرخاص توجہ دی جائے گی یہ اس لئے کیا جارہاہے تاکہ ان میں سے ہرایک پیداواری شے کی سالانہ برآمدات کوتین سال کے اندراندرایک بلین ڈالر سے زیادہ کیا جاسکے۔ اشیاء کے ان گروپس میں چمڑے کی مصنوعات،انجینئرنگ اشیاء،کیمیکل اورادویات ،تولئے ،جینز اورخدمات وغیرہ شامل ہیں۔

2006-07 کے لئے برآمدات کا تخمینہ

۵۰۔ آئندہ سال کے برآمدات ہدف کی طرف آتے ہوئے ہم اسے 18.6 بلین ڈالر مقررکرنے کی تجویز دیتے ہیں۔یہ ہدف گزشتہ سال کے حاصل کردہ برآمدی سطح سے 13 فیصد زیادہ ہوگا۔

۵۱۔ موجودہ سال کے دوران برآمدات میں اضافہ کے لئے ہمارے نظریے کا خاکہ بیان کرنے کے بعداب میں برآمدات سے متعلق چنداہم اقدامات بیان کرنا چاہتاہوں جوہم اس سال سے نافذکرنے کاارادہ رکھتے ہیں۔

برآمدات میں اضافے کے لئے اقدامات

ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان

۵۲۔ تیزی سے تبدیل ہوتے ہوئے بین الاقوامی ماحول کے پیش نظر ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان (TDAP) کے قیام کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ وفاقی کابینہ نے ڈرافٹ TDAP Act کی منظوری دے دی ہے۔ یہ اتھارٹی گزشتہ 43 سال سے تجارت کے فروغ کے لئے کام کرنے والے ادارے ایکسپورٹ پروموشن بیورو کی جگہ لے گی۔ ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کو ضروری وسائل اور خودمختاری دی جائے گی۔ تاکہ یہ پاکستان کی تجارت میں اضافہ سے خوشحالی لانے کے لئے موثر طور پر مواقع دریافت کر سکے۔ ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی کی نگرانی ایک پالیسی بورڈ کرے گا۔ جس کے چیئر مین وزیر تجارت ہوں گے اور اس کے ممبران سرکاری اور نجی شعبوں سے لئے جائیں گے۔ اس کا عملہ اعلی تعلیم یافتہ پروفیشنلز پر مشتمل ہوگا۔ جسے مارکیٹ پر مبنی تنخواہ کا پیکج دیا جائے گا۔ اس تبدیلی کا پہلا مرحلہ 6 سے 12 ماہ میں مکمل کیا جائے گا۔ اس کے نتیجے میں امید کی جا سکتی ہے کہ یہ جدید ترین ٹریڈ پروموشن ادارہ ہماری تجارت میں ایک بڑی جست کی حصول میں موثر ثابت ہوگا۔

۵۳۔ **کارپٹ سٹی۔**

قالین ہماری برآمدی مصنوعات کا اہم حصہ رہا ہے، لیکن اس وقت قالین کی برآمدی ترقی تسلی بخش نہیں۔ اس لئے اس شعبہ پر توجہ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں لاہور اور کراچی میں کارپٹ سٹی کھولے جائیں گے۔ ان کارپٹ سٹی سے ہمارے قالینوں کو قیمت اور معیار، کوالٹی اور دیگر سٹینڈرڈز کے لحاظ سے زیادہ مسابقانہ ہونے میں مدد ملے گی۔

DAZZLE PARK

۵۴۔ جواہرات اور زیورات ایک ایسا شعبہ ہے جو ہمارے خیال میں بہت زیادہ برآمدی استعداد رکھتا ہے۔ تاہم یہ ایک ایسا شعبہ بھی ہے جسے حکومت کی خصوصی مدد کی ضرورت ہے۔ چنانچہ کراچی ائرپورٹ کے ساتھ 16 ایکڑ اراضی پر DAZZLE PARK کے نام سے ایک مربوط سہولت فراہم کی جا رہی ہے۔ تاکہ اس انتہائی قیمتی تجارت کے تحفظ پر آنے والے اخراجات کو کم سے کم کیا جا سکے۔ اس طرح ون ونڈو طرز کی سہولت فراہم کی جائیں گی۔ مزید برآں اس میں کاریگروں کے لئے تربیت کی سہولیات بھی ہوں گی اور غیر ملکی خریداروں کے لئے فور سٹار ہوٹل بھی ہوگا۔ تاکہ اس شعبہ کو دی جانے والی سہولیات کو بھی ایسے زونز کو حاصل شدہ ٹیکس اور پروسیجر پر مساوی رعایات مل سکیں۔

ایکسپو سنٹر

۵۵۔ اس وقت ہمارے پاس ایکسپو سنٹر کراچی پوری طرح کام کر رہا ہے اور دوسرا ایکسپو سنٹر لاہور میں تکمیل کے آخری مرحلے میں ہے۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ تین مزید ایکسپو سنٹر، اسلام آباد، کوئٹہ اور پشاور میں قائم کئے جائیں۔ کوئٹہ اور پشاور کے ایکسپو سنٹر میں خاص طور پر جدید ویئر ہاؤس سہولیات فراہم کی جائیں گی۔ جو ایران افغانستان اور وسط ایشیائی ریاستوں کو برآمدات کرنے میں اہم کردار ادا کریں گی۔

ہارٹیکلچر برآمدات کے لئے کول چین۔

۵۶۔ جیسا کہ پاکستان ہارٹیکلچر ڈویلپمنٹ اینڈ ایکسپورٹ بورڈ کی موجودگی سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہارٹیکلچر کی مصنوعات کی برآمدات میں اضافہ کرنا وزارت تجارت کی ترجیحات میں

شامل ہے۔گزشتہ تجارتی پالیسی میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ اس مقصد کے لئے برآمد کرنے والی کمپنی جو قرض حاصل کرے گی۔اس کے مارک اپ کا پہلا 6 فیصد ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ فنڈ برداشت کرے گا۔جس سے کول چین اور کولڈ سٹوریج کے قیام کی حوصلہ افزائی ہوگی۔تاہم چند کمپنیوں کی اس سہولت تک رسائی کے باعث ہارٹیکلچر کے برآمد کنندگان کو مدد فراہم نہیں ہو رہی تھی۔اس لئے فیصلہ کیا گیا کہ اس سہولت کو صرف برآمدی کمپنیوں تک محدود نہ رہنے دیا جائے بلکہ جو کمپنی بھی یہ سہولیات قائم کرے گی وہ EDF سے اس امداد کی مستحق ہو گی۔ جلد خراب ہو جانے والی ہارٹیکلچر مصنوعات کے برآمد کنندگان کے تحفظ کا صرف یہی ایک راستہ ہے کہ اس سہولت کو عام کر دیا جائے۔

کرایہ باربرداری میں سبسڈی

۵۷۔ سال 03-2002 میں حکومت پاکستان نے نئی مصنوعات کو نئی منڈیوں میں برآمد کرنے پر کرایہ باربرداری میں 25% سبسڈی دینے کا اعلان کیا تھا۔تاکہ برآمدات میں جغرافیائی وسعت اور مصنوعات میں تنوع پیدا ہو سکے۔اس سبسڈی سکیم کو 04-2003 اور 05-2004 کی پالیسی میں آگے بڑھایا گیا ہے۔سال 2005 میں چمڑے کے ملبوسات کے لئے ایک الگ سبسڈی سکیم کا اعلان کیا گیا ہے جو 31 دسمبر 2005 تک جاری رہی۔ مجھے یہ بتانے میں خوشی ہو رہی ہے کہ کرایہ باربرداری میں سبسڈی دینے کی سکیم ہماری برآمدات میں تنوع پیدا کرنے میں کامیاب رہی۔اس سکیم کو تبدیل شدہ شکل میں آگے بڑھایا جا رہا ہے۔تاکہ مصنوعات ان مصنوعات اور ممالک کا احاطہ کیا جا سکے جن کے لئے سبسڈی کی ضرورت ثابت ہو چکی ہے۔چنانچہ سکیم میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں لائی جا رہی ہیں۔

i) تمام اشیاء کی برآمد ماسوائے وہ جن کا علیحدہ اعلان کیا جائے گا پراب کرایہ بار برداری میں 25 فیصد سبسڈی دی جائے گی، بشرطیکہ ان کی برآمد افریقہ، پیسفک جزائر، مشرقی یورپ کے ممالک جو یورپی یونین میں نہیں۔اور وسط ایشیائی ریاستوں کو ہو رہی ہو۔

ii) ڈویلپمنٹ کے زمرے میں آنے والی مصنوعات کی برآمد پر بھی کرایہ بار برداری میں 25 فیصد سبسڈی دی جائے گی چاہے وہ 20 سب سے بڑے برآمدی مقامات میں سے کسی ایک کی طرف جا رہی ہوں۔

iii) کوئی انفرادی برآمد کنندہ فرم یا کمپنی کسی ایک سال میں کرایہ بار برداری میں 5 ملین روپے سے زیادہ امدادی رقم وصول نہیں کر سکے گی۔

ٹیکسٹائل کے شعبے میں فنی تربیت

۵۸۔ گزشتہ سال کی تجارتی پالیسی میں وزارت تجارت نے ٹیکسٹائل سکل ڈویلپمنٹ بورڈ کے قیام کا آغاز کیا تھا۔جس کے انتظام کی ذمہ داری وزارت ٹیکسٹائل انڈسٹری کو دی گئی تھی۔یہ بورڈ منتخب کردہ گارمنٹس یونٹس کے اشتراک سے گارمنٹس کے شعبہ کے کاریگروں کو تربیت فراہم کرنے میں مدد دے رہا ہے۔اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اس کام کا دائرہ کار بڑھاتے ہوئے تولیہ اور بستر کی چادریں بنانے والے کاریگروں کو بھی تربیت دی جائے۔

ٹیکسٹائل کے شعبہ کے لئے تحقیق اور ترقی میں مدد

۵۹۔ گزشتہ سال ٹیکسٹائل اور گارمنٹس کے شعبہ کی مخصوص ضرورت کے پیش نظر حکومت نے سلے سلائے کپڑوں اور نٹ وئیر پر تحقیق کے لئے 6 فیصد رعائتی قیمت دینے کا فیصلہ کیا

تھا۔ یہ سکیم جون کے آخر تک جاری رہی۔ اب اس سکیم کو 2007 کے آخر تک جاری رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ اس سکیم پر 2007 کے آخر تک 6 فیصد رعائتی قیمت دی جائے گی اور 2008 جون کے آخر تک یہ رعایت 3 فیصد ہوگی۔ اس کے علاوہ رنگے/چھپے ہوئے اور سفید ہوم ٹیکسٹائل چاہے بنے ہوئے ہوں یا مشین سے تیار کردہ ہوں، کو بھی 3 فیصد کی شرح سے R&D سپورٹ حاصل کی۔ جبکہ رنگے/چھپے ہوئے ہوم ٹیکسٹائل، بنے ہوئے ہوں یا مشین سے تیار کردہ پر بھی اس طرح کی امداد 5 فیصد کے حساب سے دی جائے گی۔

معیارات کی سرٹیفکیشن

۶۰۔ آج کل بین الاقوامی تجارتی معیار کی سرٹیفکیشن اور کوالٹی تحفظات اہمیت اختیار کرتے جا رہے ہیں۔ اس سلسلے میں وزارت تجارت نے اپنے برآمد کنندگان کی سہولت کے لئے بہت سے اقدامات کئے ہیں جس میں خاص سرٹیفکیشن کے حصول کے لئے 50 فی صد امدادی قیمت فراہم کرنا شامل ہے۔ اب اس سہولت کو چار قسم کی مزید سرٹیفکیشن تک بڑھانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ مثلاً ISO 22000, Eco-Labeling , Conformity European and Organic Food Product Certificate.

عارضی برآمدات کے لئے طریقہ کار کو سہل بنانا

۶۱۔ اس وقت نمائشوں، مرمتوں، ٹیسٹنگ اور دیگر بزنس پراسیس ضروریات کے لئے اشیاء کو عارضی طور پر باہر بھیجنے اور انہیں دوبارہ ڈیوٹی کے بغیر ملک میں لانے کے لئے وزارت

تجارت سے اجازت حاصل کرنا پڑتی ہے۔ اس اجازت کو حاصل کرنے کے عمل میں بعض اوقات بہت وقت لگ جاتا ہے اور برآمد کنندگان پر یہ بڑا بوجھ ہے۔ اس لئے فیصلہ کیا گیا ہے کہ وزارت تجارت سے اجازت لینے کی ضرورت ختم کردی جائے اس کے بدلے متعلقہ کسٹم اتھارٹی کو بیان حلفی INDEMNITY BOND پیش کرنے پر عارضی برآمد ودرآمد کی اجازت دے دی جائے۔

انتہائی اہم VVIP شخصیات کے دورے اور نمائشیں

۶۲۔ صدر اور وزیر اعظم کے غیر ملکی سرکاری دورے پاکستانی مصنوعات کی برآمدات کے فروغ کا اچھا موقع فراہم کرتے ہیں۔ اس کے لئے فیصلہ کیا ہے کہ آئندہ ایسے ممالک کے اس طرح کے سرکاری دوروں کے موقع پر جو کہ ہماری برآمدات کے لئے اچھی منڈیاں ثابت ہوسکتی ہیں یک ملکی نمائش کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔جس میں پاکستانی مصنوعات کی نمائش کی جائے گی۔

ایس ایم ای کے لئے برآمدات کی سہولت

۶۳۔ برآمدات میں تیز تر اضافے کے لئے ایک مضبوط SME سیکٹر کا ہونا پیشگی شرط ہے۔اگرچہ ہمارے پاس SME کی وسیع بنیاد موجود ہے، تاہم ان اداروں میں برآمدات کی استعداد کی کمی ہے۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ایک پیشہ ورانہ SME Export House قائم کیا جائے جو کہ Public Private Patnership کے ساتھ ایک کاروباری ادارہ ہوگا اور اس کو پیشہ ورانہ انتظامیہ چلائے گی۔ مجھے توقع ہے کہ یہ انتظام SME سے برآمدات بڑھانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

وئیر ہاؤسنگ سٹی

۶۴۔ پاکستان کو بڑے بڑے برآمد کنندہ ممالک کی صف میں شامل ہونے کے لئے ہمیں ملک میں موزوں اور جدید وئیر ہاؤس کی فراہمی کو یقینی بنانے کی ضرورت ہے۔ اس لئے ہم نے کراچی میں ایک وئیر ہاؤس سٹی قائم کرنے کے مختلف احکامات کا جائزہ لینے کا فیصلہ کیا ہے یہ وئیر ہاؤس پیشہ ورانہ انتظامیہ Public private Partnership کے تحت ایک کارپوریٹ ادارے کے طور پر چلائے گی۔

سیمنٹ اینڈ کلنکر ٹرمینل

۶۵۔ اس وقت سیمنٹ انڈسٹری میں بڑی وسعت ہو رہی ہے اور ہمیں توقع ہے کہ سال 2007 کے آخر تک ہمارے پاس 10 ملین ٹن سیمنٹ قابل برآمد ہو جائے گا۔ سیمنٹ کی برآمد کے لئے کوئلہ، کلنکر اور سیمنٹ کا ایک خصوصی ٹرمینل کراچی پورٹ قاسم میں قائم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے۔

فٹ وئیر سیکٹر کے لئے سپورٹ

۶۶۔ چمڑے کے جوتے بنانے کے شعبہ میں کافی برآمدی گنجائش ہے لیکن اس کے تیاری کے عمل اور مصنوعات میں کچھ بہتری لانے کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اس سیکٹر کو بھی ٹیکسٹائل گارمنٹس سیکٹر کی طرح 6 فیصد ریسرچ اینڈ ڈویلپمنٹ سپورٹ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

گوشت کی برآمد میں ترقی

۶۷۔ پاکستان سے گوشت کی برآمد کی گنجائش کا پوری طرح استعمال نہیں کیا گیا۔ اس لئے اسلامی دنیا کی مارکیٹ دریافت کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے جہاں پر حلال گوشت کی کھپت ہے۔ اس مقصد کے لئے کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ میں حلال گوشت کے زون قائم کئے جا رہے ہیں۔ جہاں برآمد کنندگان کی سہولت کے لئے جدید ترین انفراسٹرکچر فراہم کیا جائے گا۔ جس میں ہیلتھ سیفٹی کے تعین کی سہولیات بھی حاصل ہوں گی۔ اس کے علاوہ اس مقصد کے لئے قائم کی جانے والی کول چین کی سہولت پر خرچ کئے جانے والے کریڈٹ پر مارک اپ کا پہلا 6 فیصد ایکسپورٹ ڈویلپمنٹ فنڈ برداشت کرے گا اور گوشت کی ریفریجیٹڈ نقل و حمل کے لئے بھی امدادی رقم فراہم کی جائے گی۔ اس طرح کراچی، فیصل آباد اور ہزارہ میں خصوصی پولٹری ایکسپورٹ زون قائم کئے جائیں گے۔

برآمدات سے متعلق منصوبوں کے لئے طویل مدت سرمایہ

۶۸۔ برآمدات سے متعلق تیزی سے قائم ہونے والے منصوبوں (Projects) کی حوصلہ افزائی کے لئے وزارت تجارت نے تجویز دی ہے کہ ایک Special Long Term Financing Facility قائم کی جائے جس کی شرائط نرم اور شرح سود مقرر شدہ ہو۔ بعد ازاں اس منصوبے کی تفصیلات سٹیٹ بنک آف پاکستان کی مشاورت سے طے کی گئیں اور میں نے سال 2004 کی تجارتی پالیسی تقریر میں قوم کو اس کے بارے میں آگاہ کیا۔ اس منصوبے پر عمل درآمد کے دوران یہ بات سامنے آئی کہ اگرچہ یہ دستیاب ہونے والی سب سے زیادہ مقبول پراجیکٹ فنانسنگ سکیم ہے۔ تاہم اس میں چند اصلاحات کی ضرورت

ہے تا کہ اس سکیم سے خاطر خواہ فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اس کے بعد وزارت تجارت نے مسائل کی نشاندہی کی اور سٹیٹ بنک آف پاکستان سے مشاورت کے بعد سکیم کو درج ذیل طریقہ سے تبدیل کیا گیا ہے:۔

i) بنکوں کو 3 فیصد کے بجائے زیادہ سے زیادہ 2 فیصد Spread لینے کی اجازت ہوگی اس طرح قرضہ لینے کی لاگت میں ایک فیصد کمی آئے گی۔

ii) ایکسپورٹ ری فنانسنگ سکیم کے تحت ادائیگیوں سے منسلک کرنے کے بجائے بنکوں کے لئے ان کی ضرورت کی مناسب سے رقوم مختص کی جائیں گی۔

iii) SMEs اور Non-SMEs کو علیحدہ رقوم کا تعین اب ختم کر دیا گیا ہے تاہم بنک SMEs کی ضروریات کو ترجیح دیں گے۔

iv) قرضہ لینے والی SMEs کو تجارتی درآمد کنندگان کے ذریعے پلانٹ، مشینری، آلات اور متعلقہ اشیاء خریدنے کی اجازت ہے۔

v) اس سکیم کے تحت قرض لینے والے پراجیکٹس کے لئے پلانٹ اور مشینری درآمد کر سکتے ہیں چاہے یہ مقامی طور پر تیار ہوتے ہوں یا نہ ہوتے ہوں۔

vi) بنکوں اور ترقیاتی مالیاتی اداروں (DFIs) کو اختیار دیا گیا ہے کہ سٹیٹ بنک آف پاکستان کی پیشگی اجازت کے بغیر قرضہ کی منظوری اور ادائیگی کر سکیں۔

درآمدات کے لئے حکمت عملی

۶۹۔ اس موقع پر میں اس بات پر زور دینا چاہتا ہوں کہ برآمدات کو خاطر خواہ حد تک بڑھانے کے لئے انتہائی اہم ہے کہ ہمارے پاس ایک مضبوط درآمدی پالیسی ہو۔ یہ بھی

حقیقت ہے کہ وہ ممالک جو برآمدات کی صف اول میں شامل ہیں ان کی درآمدی پالیسیاں آزادانہ ہیں کیونکہ برآمدات بڑھانے کے لئے ایسا ہونا ضروری ہے۔ اس لئے ہماری درآمدی حکمت عملی مندرجہ ذیل امور پر مبنی ہے۔

۷۰۔ اول یہ کہ ہمارا زور آزادانہ درآمد پر ہے تاکہ ہماری صنعت کو مشینری اور خام مال کم قیمت پر فراہم ہو اور اس طرح وہ قابل برآمد زائد اشیاء تیار کر سکیں جو کہ قیمت اور معیار کے لحاظ سے بین الاقوامی مقابلہ کر سکیں۔ دوم، ان اشیاء کی درآمد کرنے کی سہولتیں دی جا رہی ہے جو مناسب خرچ پر عوام کی بہبود بڑھائیں۔ سوم ضروری اشیاء خاص طور کھانے کی اشیاء درآمد کی جا رہی ہیں تاکہ وہ اشیاء عوام کو مناسب قیمت پر دستیاب ہوں۔

۷۱۔ جولائی 2005 تا مئی 2006 کے عرصہ کے دوران درآمدات کی کل مالیت 25.6 بلین ڈالر تھی جو گزشتہ سال کی طرح درآمدات سے 39.4 فیصد زیادہ تھی۔ اس اضافہ کی بڑی وجہ تیل کی زائد قیمت پر درآمد اور اس مشینری اور خام مال کی زیادہ طلب تھی جو کہ بڑھتی ہوئی اقتصادی سرگرمی کے نتیجے میں ہمیں ضرورت پڑی ہماری پٹرولیم کی مصنوعات کی درآمد میں 64 فیصد، مشینری میں 35 فیصد کیمکلز 17 فیصد خوردنی اشیاء میں 36 فیصد اضافہ ہوا۔ یہ بھی قابل ذکر ہے کہ جولائی 2005 تا مارچ 2006 میں مکمل تیار شدہ گاڑیوں کی درآمد 230 ملین ڈالر کی ہوئی اور مقامی طور پر پرزے جوڑ کر بنائی گئی چیسس کی شکل میں گاڑیوں کی درآمد پر 430 ملین ڈالر خرچ ہوئے۔

برآمدات کار کھنے والے شعبوں کے لئے ٹیرف کا زیرو ریٹ

۷۲۔ تجارت کی سہولتیں دینے، ضابطوں میں نرمی اور ٹیرف کو مناسب بنانے کی پالیسی کے مطابق اور وزارت تجارت کی سفارش پر حکومت کے سال 2004-05 کی قومی بجٹ میں سنگ مرمر اور گرینائٹ، مرغی اور گوشت، جواہرات اور زیورات، پھل اور سبزیوں اور ادویات کے شعبوں کے لئے کسٹم ڈیوٹی اور سیلز ٹیکس کی شرح صفر کرنے کا اعلان کیا۔ اس سال بھی وزارت تجارت کی سفارش پر حکومت نے سال 2006-07 کے قومی بجٹ میں سنگ مرمر اور گرینائٹ کی کچھ مشینری اور پھلوں اور سبزیوں کے شعبوں کی مشینری پر کسٹم ڈیوٹی کم کر کے صفر فیصد، پھلوں اور سبزیوں کے شعبہ کے خام مال پر 25 فیصد سے 5 فیصد، مکمل rice par boiling plant پر 25 فیصد سے صفر فیصد، ادویات کے heat ventilation air- conditioning units پر 25 فیصد سے 5 فیصد اور فٹ وئر کے درآمدی خام مال پر 10 فیصد سے کم کر کے 5 فیصد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ ان شعبوں میں برآمدات کی بہت گنجائش موجود ہے اور ڈیوٹیوں میں یہ کمی ان میں سرمایہ کاری میں دلچسپی بڑھانے کا سبب بنے گی۔

سال 2006-07 کے لئے درآمدات کا تخمینہ

۷۳۔ یہ تخمینہ لگایا گیا ہے کہ سال 2006-07 کے دوران ہماری درآمدات 28.0 بلین امریکی ڈالر کے لگ بھگ ہوں گی۔

درآمدات کے لئے اقدامات

۷۴۔ اب میں آپ کو ان اقدامات سے آگاہ کروں گا جو ہم نے اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے

استعمال شدہ مشینری کی درآمد

۷۵۔ پاکستان میں متعدد مینوفیکچرنگ اور سروس انڈسٹریز میں جو اپنا کام چلانے کے لئے درآمدی مشینری پر انحصار کرتی ہیں کچھ معاملات ایسے ہیں جن میں نئی مشینری درآمد کرنا بہت مہنگا پڑتا ہے اور مقابلہ کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ دوسری طرف اس کا متبادل قابل مرمت سیکنڈ ہینڈ مشینری کی درآمد میں ہے چنانچہ وقتاً فوقتاً مخصوص شرائط کے تحت مخصوص استعمال شدہ مشینری کی درآمد کی اجازت دینے کے لئے درآمدی پالیسی کو نرم کیا جاتا ہے۔ اس سال مخصوص قسم کی استعمال شدہ مشینری کی درآمد کی اجازت دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے جس کی جامع تفصیل تجارتی پالیسی کی دستاویز میں ایک منسلکہ میں دی گئی ہے۔ تاہم پالیسی میں ان تبدیلیوں کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں:۔

i) تعمیرات اور پٹرولیم شعبہ کے لئے مخصوص استعمال شدہ مشینری، بشرطیکہ یہ 10 سال سے زیادہ پرانی نہ ہو۔

ii) تعمیرات، کان کنی اور پٹرولیم کے شعبوں کے لئے استعمال شدہ پارٹس اور لوازمات۔

iii) ہوائی اڈوں، بندرگاہوں، لینڈ بارڈر سٹیشنوں یا اندرون ملک کیٹینر ڈپو کے لئے استعمال شدہ کارگو ہینڈلنگ آلات بشرطیکہ وہ 10 سال سے زیادہ پرانے نہ ہوں۔

iv) انڈسٹریل یونٹس کے لئے استعمال شدہ Electroplating Electrolysis and Electrophoresis Equipment بشرطیکہ یہ 10 سال سے زیادہ پرانے نہ ہوں۔

v) انڈسٹریل یونٹس کے استعمال شدہ موبائل کرین۔

vi) انڈسٹریل یونٹس کے لئے استعمال شدہ فاضل پرزہ جات جس میں نئے فاضل پرزہ جات کی پیداوار بند ہو چکی ہو۔

vii) لائسنس یافتہ کال سینٹرز کی اپنے استعمال کے لئے درکار استعمال شدہ آلات۔

viii) میونسپل ادارے استعمال شدہ کچرا اٹھانے والے ٹرک اور فائر انجن برائے راست یا متعین کردہ ایجنٹ کے ذریعے درآمد کر سکتے ہیں۔ بشرطیکہ یہ 10 سال سے زیادہ پرانے نہ ہوں۔

ix) استعمال شدہ موبائل کلینکس اور طبی آلات درآمد کئے جا سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی سیفٹی کا بین الاقوامی منظور شدہ سٹیفکیٹ لیا جائے۔ یہ درآمدی سہولت سمندر پار پاکستانی ڈاکٹر بھی انتقال رہائش سکیم Transfer of Residence Scheme کے تحت اٹھا سکتے ہیں اس سہولت سے عوام بڑے پیمانے پر طبی سہولتیں حاصل کر سکیں گے۔

x) استعمال شدہ، حفاظتی اور نگرانی کے آلات (Security and Surveillance Equipment) قابل درآمد ہیں تا کہ ہم دہشت گردی کے خلاف عوام کو بہتر تحفظ فراہم کرنے کے قابل ہو سکیں۔

xi) پھل اور سبزیاں، گوشت اور پھولوں کی نقل وحمل کے لئے سال 2006-7 کے دوران زیادہ سے زیادہ 1500 استعمال شدہ لاریاں جو 10 سال سے زیادہ پرانی نہ ہوں درآمد کی جا سکیں گی۔ اس پالیسی پر اگلے سال دوبارہ غور ہوگا۔

۷۶۔ استعمال شدہ آلات کی درآمد کے متعلق تبدیلیوں کے ساتھ ساتھ عوامی مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے درآمدی پالیسی میں مندرجہ ذیل تبدیلیاں لائی جارہی ہیں:۔

i) حکومتی ادارے اب اپنی ضروریات کے مطابق اشیاء براہ راست درآمد کرسکیں گے جس کے لئے انہیں وزارت تجارت سے رجوع نہیں کرنا پڑے گا۔ بشرطیکہ انہیں وزارت خزانہ سے غیرملکی سرمایہ کی فراہمی ہو۔

ii) سرکاری یا پرائیویٹ لمیٹڈ کمپنیاں نیا یا استعمال شدہ ہوائی جہاز درآمد کرسکیں گی بشرطیکہ وہ لائسنسنگ کے متعلق ضروری شرائط پوری کریں۔

iii) صنعتی اداروں کے علاوہ تحقیق کرنے والی لیبارٹریاں اور تعلیمی ادارے انسداد منشیات کی وزارت سے این او سی لینے کے بعد ایسیٹون (Acetone) سلفیورک ایسڈ (SulphuricAcid) اور ہائیڈروکلورک ایسڈ (Hydrochloric Acid) درآمد کرسکیں گے۔

iv) گاڑیاں اسیمبل کرنے والے صرف وہ ادارے جو وزارت صنعت کے پاس رجسٹرڈ ہیں، کو سی کے ڈی کٹس (CKD Kits) درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔

v) دواؤں کا خام مال دواؤں کے درآمدی اور برآمدی قوانین 1976 کے مطابق درآمد کیا جاسکے گا۔

vi) پام ایسٹرن (Palm Stearin) مخصوص فنی معیار کے مطابق ہ درآمد کرنے کی اجازت ہوگی۔

vii) کھیلوں کے مخصوص کلبوں اور تنظیموں کو ہوائی بندوقیں (Air Guns)، ان کے پرزے اور سلگس (Slugs) وغیرہ اس طریقہ کار کے مطابق درآمد کرنیکی اجازت ہوگی جو کہ وزارت تجارت جاری کررہی ہے۔

اختتامی کلمات

۷۷۔ پاکستان کی مالی صورت حال میں مسلسل استحکام کی وجہ سے گزشتہ چھ سال سے زائد عرصے سے ہماری برآمدات میں قابل ذکر اضافہ ہوا اور برآمدات دوگنی سے زیادہ بڑھ گئی ہیں۔ تجارتی سفارتکاری کے تحت نئی پالیسیاں شروع کی گئیں جس کی وجہ سے پاکستان کو بین الاقوامی مارکیٹ تک رسائی میں مدد ملی۔ادارہ فروغ برآمدات EPB کی تنظیم نو کرنے کے لئے آج ہی وفاقی کابینہ نے ٹریڈ ڈویلپمنٹ اتھارٹی آف پاکستان ایکٹ منظور کیا ہے۔

۷۸۔ جب کسی ملک کے اقتصادی حالات میں ہماری جیسی ترقی ہورہی ہو، اسے چند چیلنجز کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔اس سلسلے میں ہمیں افراط زر کا سامنا رہا۔ مستقبل کے چیلنجز یہ ہیں کہ برآمدات میں ترقی حاصل کرنے کے لئے اقتصادی پالیسیوں میں درست توازن قائم کیا جائے افراط زر کو کنٹرول میں رکھا جائے اور تجارت کا خسارہ کم کیا جائے۔ اس کے ساتھ اس بات کی بھی ضرورت ہے کہ ہم افرادی قوت کی ترقی، بنیادی سہولتوں کی فراہمی، کاروبار کی لاگت کو کم کرنے اور اپنے برآمد کنندگان کو ان کے Competitors کے مساوی مواقع فراہم کرنے پر خصوصی توجہ مذکور رکھیں۔

۷۹۔ ملک کی برآمدات بڑھانا ایک اجتماعی کاوش ہے جس میں کئی حکومتی ادارے شامل ہیں۔ ہمارے صنعتی، زرعی اور خدمات کے شعبوں کے لئے ضروری تصور (Vision) ایک اہم مشق ہوگی تا کہ ہم آئندہ دستیاب ہونے والے مواقع کو استعمال کرنے کے قابل ہوسکیں۔

۸۰۔ وزارت تجارت کی طرف سے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ ہم اپنے فرائض پورے کرنے اور صدر مشرف کے نظریہ کی تکمیل کرنے میں پیچھے نہیں رہیں گے۔

ضمیمہ

سیکنڈ ہینڈ/استعمال شدہ مشینری اور آلات کی فہرست جن کی درآمد کی اجازت دی گئی ہے

1۔ تعمیراتی مشینری

a) Machinery/plant for screening, sorting separating or washing;

b) Machinery/Plant for crushing or grinding;

c) Mixing machine/concrete batching plant;

d) Concrete transit mixers;

e) Machiners for mixing mineral substances with bitumen irrespective of capacity; and

f) Asphalt plant, irrespective of capacity.

II۔ گراؤنڈ ہینڈلنگ کے آلات

a) Air start unit

b) Ambu-lifter

c) Baggage tractor

d) Baggage trolley

e) Cherry picker

f) Conveyor belt

g) Towing tractor

h) Container dolly

i) Coaster (AC)

j) Hilift loader

K) Lower lobe loader

l) Main deck loader

m) Passenger steps

n) Catering vans

o) Tow bar

p) Passenger bus

q) Pallet dolly

r) Pickup

s) Push back tractors

t) Transporter

u) Toilet car

III۔ طبی آلات

a) X-Ray machine.

b) Dialysis machine.

c) Anesthesia apparatus.

d) Reverse Osmosis equipment.

e) Ophthalmic instruments and applicances.

IV۔ حفاظتی آلات

a) X-Ray Machine for screening/scanning purpose.

b) Close circuit TV Cameras.

c) Surveillance Cameras.